قرآنِ مجید

ترجمہ: کنزالایمان

تفسیر: نورالعرفان

(بقیہ صفحہ ۴۷۰) تین سو سال کے بعد جگانے کی حکمت کا ذکر ہے کہ دیکھنے والوں کو ایمان نصیب ہو اور خود اصحاب کہف کا ایمان قوی سے قوی تر ہو جائے۔۔۔ ۱۲۔
یعنی مکسلمینا جو ان تمام میں بڑے اور ان سب کے سردار ہیں (خزائن) ۱۳۔ چونکہ اولیاء اللہ کی کرامت لوگوں کو دکھانی منظور تھی' اس لئے رب نے انہیں سونے
کی حالت میں اس جہان سے بے خبر کر دیا اور اپنی طرف متوجہ کر لیا جیسے عزیز علیہ السلام کو رب نے سو برس وفات یافتہ اور ادھر سے بے خبر رکھا۔ تا کہ ان کے
معجزے کا ظہور ہو' ورنہ اللہ کے مقبول سوتے میں اور بعد وفات اس عالم سے خبردار ہوتے ہیں' رب فرماتا ہے۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حضور فرماتے ہیں میری آنکھیں سوتی
دل نہیں سوتا اس ہی لئے نیند سے حضور کا وضو نہ جاتا تھا
کہ بے خبری نہ ہوتی تھی' سارے نبی معراج میں حضور
کے پیچھے نماز پڑھ گئے' بہت سے نبی حج وداع میں شریک
ہوئے اس لئے یہاں قرآن فرما رہا ہے وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا
عَلَيْهِمْ لہٰذا وہابیوں کا یہ قول غلط ہے کہ اللہ کے مقبول
بندے بعد وفات اس دنیا سے بالکل بے خبر ہو جاتے ہیں
اگر ایسا ہوتا تو قبرستان میں مردوں کو سلام نہ کیا جاتا۔
کیونکہ بے خبر کو سلام نہیں ۱۴۔ کیونکہ یہ حضرات سورج
نکلتے وقت غار میں داخل ہوئے تھے اور آفتاب ڈوبتے
وقت اٹھے تھے' وہ سمجھے کہ آج ہی ہم سوئے تھے' اس
سے معلوم ہوا کہ اجتہاد کرنا جائز ہے کیونکہ ان بزرگوں
نے تخمینہ اور اجتہاد سے ہی مدت بیان کی یہ بھی معلوم ہوا کہ
غلبہ ظن پر جو حکم لگایا جائے اس پر یقین نہ کرنا چاہیے ان
بزرگوں نے اپنی حجامتیں بڑھی ہوئی' ناخن لمبے دیکھے تو تردد
کرنے لگے کہ ایک دن میں اتنی حجامت کیسے بڑھ گئی تو بولے
کہ اللہ جانے ہم کتنا سوئے ۱۵۔ دقیانوسی سکہ جو یہ حضرات
اپنے ساتھ غار میں لے گئے تھے' اس سے معلوم ہوا کہ توشہ یا
پیسہ ساتھ رکھنا توکل کے خلاف نہیں ۱۶۔ اس سے چند مسئلے
معلوم ہوئے ایک یہ کہ کافر سے خرید و فروخت جائز ہے
دوسرے یہ کہ کافر کا پکایا ہوا کھانا مسلمان کے لئے حرام نہیں'
کیونکہ شہر میں سب دکاندار کافر تھے' موسیٰ علیہ السلام نے
فرعون کے گھر برسوں کھانا کھایا' ہمارے حضور نے ظہور نبوت
سے پہلے برسوں ابو طالب کے گھر کھانا کھایا' ہاں بخاری شریف
میں ہے کہ حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ
کھایا' تیسرے یہ کہ مزیدار ستھرا کھانا۔ تقویٰ کے خلاف نہیں
۱۷۔ انہیں تھوڑی بھوک صرف اس لئے لگائی گئی کہ اس کے
ذریعہ ان کی کرامت ظاہر ہو۔ اور لوگ کرامت اولیاء پر ایمان
لائیں ورنہ جو رب انہیں اتنا عرصہ بغیر غذا کے سلا سکتا ہے وہ
اب بھی بھوک روکنے پر قادر تھا' اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
عیسیٰ کا آسمان پر بغیر غذا کے زندہ رہنا کچھ مشکل نہیں یہ تو
اصحاب کہف کے لئے بھی ثابت ہے

وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا
اور چاہیئے کہ نرمی کرے ۱؎ اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے بیشک اگر وہ تمہیں جان لیں
عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا
گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے یا اپنے دین میں پھیر لیں گے اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا
اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ
نہ ہوگا ۲؎ اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ
سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں ۳؎ جب وہ لوگ انکے معاملہ میں
بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ
باہم جھگڑنے لگے تو بولے انکے غار پر کوئی عمارت بنا دو ۴؎ ان کا رب انہیں خوب جانتا
قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ

ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد
مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ
بنائیں گے ۵؎ اب کہیں گے کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا ۶؎ اور کچھ کہیں گے
خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ
پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا ہے دیکھے الاؤ تکا بات ۷؎ اور کچھ کہیں گے
سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا
سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ۸؎ تم فرماؤ میرا رب انکی گنتی خوب جانتا
يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪
ہے انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے ۹؎ تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو
وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ
ظاہر ہو چکی ۱۰؎ اور انکے بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو ۱۱؎ اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بلغ الى الفاء في قوله وليتلطف والفاء الثانية من النصف الاخير ۱۲

ع ۳ / ۱۵

۱۔ خیال رہے کہ وَلْيَتَلَطَّفْ کا دوسرا لام قرآن کریم کے
پہلے آدھے میں ہے اور ط دوسرے نصف میں۔ ۲۔ اس
سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جب اپنے ایمان کے اعلان کرنے پر قدرت نہ ہو تو ایمان چھپانا جائز ہے مگر کفار میں رہنا سہنا حرام۔ موقعہ پاتے ہی وہاں سے نکل
جائے لہٰذا اس سے تقیہ کا ثبوت نہیں ہوتا' دوسرے یہ کہ کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرنا چاہیے جیسے آگ میں گرنے کو' تیسرے یہ کہ کوئی متقی پرہیزگار اپنے ایمان و
تقویٰ پر بھروسہ نہ کرے' رب کا فضل مانگتا رہے دیکھو اصحاب کہف کو خطرہ تھا کہ آج ہم مجبوراً کفر میں مبتلا کئے گئے تو شاید پھر کفر سے ہمارے دل لگ جائیں اور اسلام
کی طرف نہ واپس ہوں اور آخرت خراب ہو' یہ مراد ہے لَنْ تُفْلِحُوْا سے لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۳۔ یعنی اصحاب کہف کو جگانے انہیں بھوک لگانے اور بازار
میں بھیجنے میں یہ حکمتیں تھیں۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کا کھانا پینا بھی کبھی لوگوں کے ایمان کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کی قبروں پر قبہ گنبد

بریلوی کے ترجمہ قرآن کو اردو زبان کا قرآن قرار دیا جا چکا تھا۔ اب اگر فاضل والا ترجمہ کرتے ہیں تو کوئی خاص کارنامہ نہ ہوتا شاہ صاحب نے فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن میں تحریف معنوی کا ارتکاب متعدد مقام پر کیا ہے۔ تفصیل اس کی موقوف سمجھئے اور اختصار کے ساتھ کچھ عرض کرتا ہوں۔

مذکورہ بالا تنازعہ کی رو سے صرف ایک ہی تحریف ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ مغفرت ذنب کا اختلاف بریلوی ملت میں شدید اختلاف کا شکار ہو چکا ہے اور بریلوی علما پر اپنے مذہب و ملت کے لوگوں نے فتویٰ کفر و گستاخی لگائے کاظمی شاہ صاحب کو بھی متعدد افراد علماء بریلوی نے گستاخ اور کافر قرار دیا اور انتہائی گندی زبان استعمال کی۔

سید مظہر کاظمی کا واویلا

اپنے مخالفین کے فتویٰ جات جب نظر آئے تو علامہ صاحب موصوف لکھتے ہیں:

اس لیے علامہ کاظمی معاذ اللہ گستاخ رسول قرار پا کر کافر و مرتد ہو گئے...... اور غزالی دوراں قدس سرہ کی ذات پر ایسے رکیک حملے کیے اور سب و شتم کا ایسا بازار گرم کیا اور ایسی غلیظ زبان استعمال کی الامان والحفیظ

(التصدیقات مدفع التلبیسات ص مقدمہ)

شاہ صاحب غصہ نہ کریں ہو سکتا ہے یہ گندی زبان آپ ہی کے کسی محسن کی مرہون منت ہو یقین نہ آئے تو سبحان السبوح پڑھ لیں پھر بھی یقین نہ آئے تو احکام شریعت کا مطالعہ مفید رہے گا۔

مفتی محمد اقبال سعیدی کا مختصر تعارف اور مسرت

موصوف جامعہ انوار العلوم میں مفتی کے منصب پر فائز ہیں اور بہت عمدہ طریقہ سے جانبین میں فیصلہ کرنے کی مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ غالباً تاریخ میں ایسا کوئی شخص نہ ملے جو ایک ہی شخص کے بارے میں کہے کہ یہ مجرم بھی ہے اور مجرم بھی نہیں یقین نہ آئے تو حوالہ ضرور پڑھیں۔

صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی نے آٹھ برس پر محیط تمام مواد انوار العلوم کے مفتی محمد اقبال صاحب کے سپرد کیا کہ وہ اس بارے میں اپنی رائے قائم کریں۔ بقول صاحبزادہ صاحب ضخیم صفحات پر مشتمل تحقیقی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہوا کہ صاحبزادہ صاحب مجرم نہیں

ہیں مگر پھر بھی مجرم ہیں۔ (فیصلہ مغفرت ذنب ص ۲۱)

دیکھیے کیا فیصلہ فرمایا۔ ایسے محقق کو بھی بریلویوں نے گالیاں دیں صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی لکھتے ہیں:

اہلسنت کے مایہ ناز عالم دین حضرت علامہ مفتی اقبال سعیدی کو بھی نشانہ بنایا، اور منہ پھاڑ پھاڑ کر اور چنگھاڑ چنگھاڑ کر گالیوں کے ڈونگرے برسائے گئے۔

(التصدیقات لدفع التلبیسات ص مقدمہ)

صاحبزادہ آپ کے شیخ الحدیث کے مقام کی صحیح پوزیشن واضح ہوئی مگر مخالفین بریلوی علما جو گالیوں کے ڈونگرے برسا رہے تھے ان سے اگر آپ کی صلح ہو گئی ہے تو پوچھیں کہیں یہ گالیاں دینے کی تربیت کسی عرفان مشہدی نامی شخص نے تو نہیں سکھائی۔ جو برملا مجلس عامہ جلسہ میں شاہ اسماعیل شہید دہلوی شہید کو برملا گالیوں کے ڈونگرے برساتا ہے۔ معاذ اللہ

جامعہ انوار العلوم ملتان کا مختصر تعارف

جامعہ انوار العلوم ملتان شہر میں واقع ہے۔ بریلی شریف کی طرح عوام و خواص میں کافی مقبولیت کا حامل یہ ادارہ ہے۔ گستاخانہ عقائد لکھنے والے بریلوی اکابرین کا دفاع بھی اس ادارہ کے مفتی کرتے رہے ہیں۔ ذیل میں مفتی احمد یار نعیمی کا ایک عدد فتویٰ ذکر کیا جاتا ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر لگایا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا (العیاذ باللہ)

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتے ہیں:

حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔

(نور العرفان ص ۷۱ ۴، پیر بھائی کمپنی)

دار الافتاء انوار العلوم جو بریلوی حضرات کا مرکز بریلی ہے کی طرف سے باقاعدہ اس فتویٰ پر مہر تصدیق ثبت کی اور لکھا کہ بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام شریعت کے نزول سے قبل بتوں کے نام کا ذبیحہ کھا بھی لیا ہو تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ (فتویٰ انوار العلوم ملتان)

مولوی حشمت علی رضوی کو بھی سن لیں

بعض نے کہا کہ حضور جن امور پر قبل نبوت عمل کر چکے تھے اور بعد کو وہ حرام ہوئے غمگین رہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضور سے وہ غم دور فرمایا۔

(پندرہ تقریریں ص ۳۵۷ نوری کتب خانہ)

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین کہ ایک مولوی صاحب نے دوران تقریر کہا کہ حضور علیہ السلام نے قبل از نبوت بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا تھا تو مجمع میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اس نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بتوں کے نام کا ذبیحہ نہیں کھا سکتے کیونکہ وہ قبل از نبوت اور بعد از نبوت معصوم ہیں اور بتوں کا نام کا ذبیحہ حرام ہے ...... جھگڑا ہوا اس پر اس مولوی صاحب نے کہا کہ یہ بات بخاری شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے معاذ اللہ بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا اس نے کہا کہ مولوی صاحب نے بخاری پر الزام لگایا ہے اس مولوی صاحب نے کہا میں دکھا دوں گا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مولوی صاحب کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے اس کا ایمان، نکاح یا انکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ آیا مولوی صاحب نے جو کہا ہے کیا سچ کہا ہے کہ بخاری میں یہ بات ہے یا پھر مولوی نے بخاری پر الزام لگایا ہے جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور علیہ السلام نے بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا اس کے ساتھ اہل سنت والجماعت کیا عقیدہ رکھیں اور سلوک کریں؟

(بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب)

مستفتی

محمد عبدالواحد حنیف۔ ملتان

الجواب

بر تقدیر صدق سوال بصورت مسئولہ کے مطابق۔ بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام شریعت کے نزول سے قبل بتوں کے نام کا ذبیحہ کھا بھی لیا ہو تو یہ کوئی قابل

اعتراض بات نہیں۔

کیونکہ علماء نے کتب عقائد میں تشریح فرمائی ہے کہ وحی سے قبل یہ ممتنع نہیں۔ واما قبلہ ولا دلیل علی امتناع صدور الکبیرۃ (شرح عقائد)

اذ لا دلالۃ للمعجزۃ علیہ) حاشیہ

محمد حسن سعیدی

معاون مفتی صاحب

05-3-09

بخدمت اقدس حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ رضوی مفتی اعظم جامعہ انوار العلوم ملتان

سوال: یہ فتویٰ جو جامعہ انوار العلوم سے جاری ہوا کیا یہ صحیح فتویٰ ہے اور واقعی جامعہ انوار العلوم سے جاری کیا گیا ہے؟

اصل عبارت یہ ہے جس پر فتویٰ طلب کیا:

بخار شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔

کیا واقعی یہ واقعہ بخاری شریف میں ہے اگر ہے تو حوالہ درکار ہے۔

(۲)۔ نبوت سے پہلے بھی لفظ "بھی" کی وضاحت فرمائیں۔

(۳) شرح عقائد کی جو عبارت فتویٰ میں لکھی گئی ہے اس کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس سے مستثنیٰ ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

مستفتی

عبدالواحد حنیف۔ ملتان

۰۱-۰۳-۰۹